مفتاح طریق الاولیاء
آئیے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں
مصنف
امام احمد بن ابراہیم الواسطی الحنبلی
مترجم
علامہ مفتی محمد اللہ بخش تونسوی قادری
مکتبہ کریمیہ

مفتاح طریق الاولیاء

آئیے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کریں

مصنف

امام احمد بن ابراہیم الواسطی الحنبلی

(ت ۷۱۱ھ)

مترجم

علامہ مفتی محمد اللہ بخش تونسوی قادری

استاذ الحدیث، جامعہ اسلامیہ لاہور

خطیب، جامع مسجد سید الکونین - K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

ناشر

مکتبہ کریمیہ

جامع مسجد سید الکونین - K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

☆ نام کتاب — مفتاح طریق الاولیاء

☆ ترجمہ — آیئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں

☆ مترجم — علامہ مفتی محمد اللہ بخش تونسوی قادری
0333-4504953

☆ تصحیح — حافظ محمد شرافت حسین تونسوی

☆ حروف سازی — محمد ندیم احمد

☆ زیرِ اہتمام — پیر قاری محمد تنویر چشتی خورشیدی صاحب
خطیب جامع مسجد قباء (پی آئی اے) سوسائٹی لاہور

☆ ناشر — مکتبہ کریمیہ

☆ اشاعت — مارچ 2018ء

☆ قیمت:

ملنے کا پتہ

☆ جامعہ اسلامیہ لاہور

☆ جامع مسجد سید الکونین۔ K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور
0333-4504953

☆ جامع مسجد قباء (A.1) پی آئی اے سوسائٹی لاہور

0300-4716940

☆ حافظ محمد عدنان: 03349856273

حُسنِ ترتیب

(الانتساب)

میں اپنی اس عظیم کاوش کو

"خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ"

کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

ابو احمد محمد اللہ بخش تونسوی قادری

سرنامۂ کلام ☆☆☆ ازمترجم غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده

امابعد!

کافی عرصہ سے دل میں یہ آرزو اور حسرت تھی کہ شریعت وطریقت کے حوالہ سے متقدمین ائمہ میں سے کسی امام کی نہایت مختصر جامع مانع کوئی کتاب نظر سے گزرے اور اردو زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے تا کہ متلاشیان حق وصداقت کے لئے راہبر کی حیثیت سے ثابت ہو۔ سو طویل عرصہ بعد رسالہ ہذا ہاتھ میں آیا، فقیر راقم الحروف نے فی الفور اس کے موضوع کی اہمیت اور اس کے مؤلف رحمہ اللہ کی جلالت اور اُمت مسلمہ کے عظیم فائدہ کے پیش نظر اس کا اُردو زبان میں ترجمہ کر دیا، تا کہ اس کا فائدہ عام ہو اور ہمارے معاشرے کی شریعت مطہرہ کے مطابق اصلاح ہو سکے۔

یاد رکھیئے!

اس رسالہ کی تحریر کے اصل محرک محب العلماء حضرت علامہ مولانا پیر محمد تنویر حسین چشتی خورشیدی حفظہ اللہ، امام وخطیب جامع مسجد قباء پی آئی اے سوسائٹی A.1 بلاک لاہور ہیں۔ جنہوں نے اس کی اشاعت کا بھی اہتمام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے مریدین کو دارین کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اور جملہ اہل اسلام پر اپنا فضل وکرم نازل فرمائے اور اس رسالہ کے مؤلف ، مترجم اور جملہ معاونین وقارئین کی مغفرت اور بخشش فرمائے ۔ آمین ۔

تنبیہ: اصل عربی کتاب بھی اس رسالہ کے آخر میں ملحق ہے ۔

ابو احمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ لاہور

امام وخطیب جامع مسجد سید الکونین K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

0333-4504953

مارچ 2018ء ۔۔۔ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ

تذکرہ حضرت مؤلف قدس سرہ

نام ونسب:

امام عماد الدین احمد بن ابراہیم واسطی دمشقی حنبلی حزامی۔

تاریخ پیدائش:

گیارہ ذوالحج ۶۵۷ھ میں مشرقی ''واسط'' میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علم:

مذہب شافعی کی چند کتب اپنے علاقہ میں پڑھ کر بغداد تشریف لے گئے اور وہاں اکابر فقہائے کرام کی ہمنشینی اختیار کی اور ان سے کسب فیض کیا۔

پھر دمشق تشریف لائے اور وہاں شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے کہنے پر ''سیرة النبویہ'' کی کتب کا مطالعہ کیا۔ شیخ تقی الدین ابن تیمیہ ان کے بارے میں کہتے تھے:

''ھو جنید وقتہ''

(آپ اپنے وقت کے جنید بغدادی ہیں)

امام ذہبی رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''کان سیداً عارفاً کبیر الشان منقطعاً الی اللہ تعالیٰ وکان ینسخ بالاجرة وتقوت ولا یکاد یقبل من احد شیئاً الافی النادر''

(آپ سردار، عارف باللہ، بلند شان والے، فقط رب تعالٰی کے ساتھ تعلق جوڑنے والے تھے۔ آپ اُجرت پر کتب نقل ونسخ فرما کر گزارہ لائق خوراک حاصل کرتے تھے اور کسی سے کچھ بھی قبول نہ فرماتے تھے، مگر بہت کم)

یادر کھیئے!

امام برزالی، امام ذہبی اور شیخ ابن تیمیہ، آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے۔

اس کتاب کے علاوہ "شرح منازل السائرین" بھی آپ کی تصنیف وتالیف ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے پوری زندگی اوراد وعبادت، تصنیف وتالیف، مطالعہ کتب، ذکر وفکر، مراقبہ ومحبت میں صرف فرمادی، یہاں تک کہ بروز ہفتہ ۱۶ ربیع الثانی ۷۱۱ھ کو دمشق میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اور اگلے دن جامع دمشق میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، اور سفح قاسیون میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے:

۱۔ طبقات الحنابلۃ: ج ۲ ص ۳۵۸

۲۔ تذکرۃ الحفاظ للذھبی: ج ۲ ص ۱۴۹۵

۳۔ الدرر الکامنۃ لابن حجر: ج ۱ ص ۹۱

(رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو حمد کا مالک اور حقدار ہے اور درود وسلام کی برسات ہو۔ نبی اکرم سیدنا محمد ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے بہترین ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر۔

حمد وصلوۃ کے بعد!

صالحین کا مقام ومرتبہ:۔

اللہ تعالیٰ کے سلام اور برکات نازل ہوں ان دلوں پر جنہوں نے عرفانِ الٰہی کے انوار سے نور حاصل کیا، پس وہ ان ستاروں کی مانند ہو گئے جو منان ذوالجلال کی توفیق سے جگمگا رہے ہیں۔ وہ قلوب دنیا اور دنیا کی شہوات سے الگ تھلگ ہو کر رحیم و رحمٰن ذات کے قرب کے مشتاق ہوئے، وہ اس کے اذکار کے ساتھ شیفتہ ہو گئے۔

اور وہ اس کی طرف اور اس کی رحمت کے جوار کی طرف مشتاق ہوئے، اور ان دلوں نے تقوای وخشیت الٰہی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیا، اور اللہ تعالیٰ کے انوار کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنالیا، تو وہ انوار الٰہیہ کے لیے ایقان کے بعد سراپا ایقان اور ایمان کے ساتھ

سراپا ایمان ہو گئے اور وہ مسلسل جنت والی رہائش گاہوں کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔

اے میرے بھائی! اگر تو ان کو دیکھ لے تو ضرور تُو ایسی قوم کو پائے گا جن کی روحیں شوق کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف اڑ رہی ہیں۔ اور ان کے بدن اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداریوں کے ساتھ آباد ہیں اور ان کی جانیں اللہ عزیز کے فیصلوں پر صابر و شاکر ہیں۔ جب لوگ روزے دار نہ ہوں وہ (تب بھی) روزے دار ہوتے ہیں۔ اور محتاجی کے ڈر سے سخت تاریک راتوں میں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) معاملات کی تجارت کی طرف کھڑے ہوتے ہیں (قیام کرتے ہیں)۔ جب لوگ خوشیاں منا رہے ہوں اس وقت وہ غمزدہ ہوتے ہیں، جب بیکار اور وسوسوں والے لوگ ہنستے ہیں اس وقت وہ رو رہے ہوتے ہیں، ان کے دل اپنے مولیٰ کی وہ عظمت دیکھتے ہیں جو ظاہری آنکھوں پر مخفی ہوتی ہے، اور ان کے باطن اعلیٰ قسم کے کاجل کے ساتھ خوبصورتی کے ساتھ مزین ہوتے ہیں پس وہ سطح زمین کی طرف مستعدی کی راہ پر ہوتے ہیں۔

فصل:۔ قیامت کا دن نہایت ہولناک ہے:۔

خوب جان لو! اے میرے بھائی بلاشبہ ہمارے اور تمہارے آگے ایک ایسا دن ہے جس میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تو دیکھے گا لوگوں کو جیسے نشے میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر یہ ہے کہ اللہ کی مار کڑی ہے۔

اس دن سب چھپی ہوئی چیزیں کھل جائیں گی اور اللہ تعالی اپنے بندے سے

اس کی زندگی کے بارے میں پوچھے گا کہ اس کو کہاں صرف کیا ؟۔اس کی جوانی کے بارے میں پوچھے گا اس کو کہاں صرف کیا؟اس کے مال کے بارے پوچھے گا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟۔اور اہلِ وعید کے لیے جہنم کی آگ بھڑکائی جائی گی۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَئْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيْظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۞ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ

(سورۂ ق:۳۰ تا ۳۵)

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے، اور قریب کر دی جائے گی جنت پرہیز گاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی، یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ہر رجوع لانے والے نگہداشت والے کے لیے، جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ یہ ہمیشگی کا دن ہے، ان کے لئے ہے اس میں جو چاہیں ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

خدا کی قسم! یہ وہ دن ہے جس میں اچھے عمل کرنے والے خوش ہوں گے اور باطل عمل کرنے والے ناکام اور رسوا ہوں گے۔اور ہر نفس کو اس کی کمائی پوری دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

فصل:۔ قیامت کی ہولناکی سے نجات کیسے حاصل ہوگی؟

اے میرے بھائی! اگر تو اس دن کی ہولناکی سے نجات چاہتا ہے تو اس کے تقوی کو تیار کر، اور اپنے اعضاء کی ان تمام کاموں سے حفاظت کر جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا، اور ان تمام حقوق کو بجالا جن کو بجالانے کا تجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا جو فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں، جن کا تعلق حلال وحرام اور حدود واحکام سے ہے۔ ان سب چیزوں کے لیے اپنے آپ کو اس طریقہ پر تیار کر کہ تجھ پر شریعت کا کوئی مطالبہ باقی نہ رہے اور کوئی فوت شدہ نماز تیرے ذمہ میں باقی نہ رہے، نہ فوت شدہ روزہ اور نہ فرض زکوۃ اور نہ ناحق کسی مسلمان کی غیبت، نہ جھگڑا، نہ عداوت، نہ ناحق بغض تیرے ذمے میں باقی رہے۔ اور اس طریقہ پر عمل کر کہ تو اپنے درمیان اور اللہ تعالی کے درمیان ہر قسم کے حق سے اور اپنے درمیان اور بندوں کے درمیان ہر قسم کے حق سے اپنے دامن کو صاف کر لے۔ جب تو ایسا کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ صالحین کی جماعت میں شامل ہو جائے گا۔

فصل:۔ محبت رسول ﷺ کیسے حاصل ہوگی؟

اے میرے بھائی! اگر تم خواص علماء مربین کی جماعت میں داخل ہونے کا ارادہ کرو تو اللہ عزجل کی بارگاہ سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے، طلب حدیث، سماع حدیث اور روایتِ حدیث کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس میں تمہاری نیت ہو" اپنے

رب عزوجل کے دین اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو پہچاننا"۔ نیز اس دین پر تم کو عمل کرنے والا ہونا چاہیے، اور رسول اللہ ﷺ کے فرمودات پر پابندی کرنے والا ہونا چاہیے، اور تمہیں ان دعاؤں کا ورد کرنا چاہیے جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہیں اور ہر دن ان کو پڑھنا چاہیے، اور ذہن کو مستحضر رکھ کر رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ایسا ورد ہونا چاہیے گویا کہ تم آپ ﷺ کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ کی ناموس کی تعظیم بھی تمہارے دل میں ضرور ہونی چاہیے۔ (اگر تم ایسا کرلو گے) تو اس سے میں تمہارے لیے امید رکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی برکات طیبہ تمہارے دل تک پہنچ جائیں گی۔ نیز میں تمہارے لیے اس سے امید رکھتا ہوں کہ تمہیں آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی اتباع کی محبت عطا کر دی جائے گی، کیونکہ یہ ان شاء اللہ ہر خیر اور ہر بھلائی کا چراغ ہے۔

فصل:۔ ہر عمل میں اخلاص اور صدقِ نیت ضروری ہے:۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے فقہ اور احکام کی معرفت کو حاصل کرنا بھی تم پر لازم ہے، لیکن اس سے قاضی اور مدرس یا صاحب جامکیہ (مقررہ تاریخ پر تنخواہ اور وظیفہ لینے والا) بننے کی ہرگز تمہاری نیت نہ ہو، کیونکہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی اور اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔ سو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہی ہے

۔اور جس کی ہجرت دنیا اور اس کے حصول کی طرف ہو، یا کسی خاتون سے شادی کرنے کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

لیکن تم علم اس لیے حاصل کرو تا کہ اس کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے فرائض اور اس کی حدود کو پہچانو، تا کہ تم خود عمل کرو اور اپنے علاوہ دیگر اہل ایمان کو بھی تعلیم دو، اور تم اس کے ساتھ مسلمانوں کے درمیان اللہ عزوجل کے دین کو قائم کرو۔ پس تم اس کے ساتھ شریعت کے مددگار اور اللہ عزوجل کے لشکروں میں سے ایک لشکر بن جاؤ گے۔ اگر تمہارے صدقے ایک شخص ہدایت یافتہ ہو گیا تو یہ تمہارے لئیے ساری کائنات سے افضل ہے، اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس نیت کی برکت سے ان روشن، منور دل والے خواص علماء میں سے ہو جاؤ گے جو علم کے ثمرہ کے وارث تھے اور اس کی حقیقت تک پہنچے اور وہ خشیت اور خوف الٰہی رکھنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورۂ فاطر: ۲۸)

بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

اور اس بات سے ڈر کہ کہیں تیرا دل دنیا دار علماء کی طرح نہ ہو جائے، کیونکہ ان کے دل غافل ہیں اور دنیا اور دنیا کے مناصب کے حصول پر حریص ہیں، دنیا کے وجود پر وہ خوش ہوتے ہیں اور دنیا کے فوت ہونے پر غمزدہ ہوتے ہیں اور رفعت و ریاکاری کو پسند کرتے ہیں۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے علم ایسا کمائی کا آلہ بن گیا جس کے

ذریعے وہ اپنی دنیا اور اپنے مناصب حاصل کرتے ہیں، کیونکہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ سے لین دین کرے گا کبھی خسارے میں نہیں ہوگا۔

بعض آثار میں یہ روایت موجود ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''بلاشبہ میں نے مخلوق کو اس لیے پیدا کیا تاکہ وہ مجھ سے نفع حاصل کرے'' تو خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کا لین دین اللہ عزوجل کے ساتھ ہو اور اسے دنیا میں زہد اور آخرت کی طرف توجہ عطا کی گئی ہو، اور اس نے اپنے علم وعمل اور اپنی ظاہری و باطنی تمام تگ ودو سے اللہ عزوجل کی رضا کو ملحوظ رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد ہے۔

فصل:۔ بچپن میں شرمگاہ کی حفاظت نہایت ضروری ہے:۔

اور جس شخص کو بچپن میں اللہ عزوجل اس کی شرمگاہ کی حفاظت کی توفیق دے تو اس کا دل مجتمع ہو جاتا ہے، اس کی جمعیت متوفر ہو جاتی ہے، اس کا باطن علم وحکمت اور حال کے لیے عظیم برتن بن جاتا ہے۔ اور جو شخص بچپن میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گا اللہ عزوجل اس کو اس کی استطاعت کے مطابق ادھیڑ عمر میں حکمت اور بڑھاپے کی عمر میں امانت عطا فرمائے گا اور اللہ عزوجل اس کو حیاء، چہرے کی رونق، سکون اور وقار عطا فرمائے گا۔ اور اہل ایمان کے دلوں میں اس کی محبت پیدا فرمادے گا۔

لیکن جو شخص بچپن میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہیں کرے گا اس کی فطرت سلیمہ تبدیل ہو

جائے گی اور اس کا دل سخت ہو جائے گا، الٹا ہو جائے گا اور اوندھا ہو جائے گا اور اس کا دل مقلوب ہو جائے گا۔ اور یہ چیز اس کے دل کے سخت اور اس کے باطن کے خبیث ہونے کی وجہ سے اس کی پیشانی پر ظاہر ہو جائے گی۔ اور اس کی وجہ سے اسکی جمیعت متفرق ہو جائے گی۔ پس وہ علم سے مانوس ہوگا نہ حکمت سے، اور نہ اولیاء سے محبت کرے گا نہ صالحین سے، اور اس کا دل شیاطین کی آماجگاہ بن جائے گا۔ اور اس کی مثال اس مردار کی طرح ہو جائے گی جسے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پھینکا گیا ہو جس کے اعضاء، آنکھوں، اور نتھنوں میں کیڑے مکوڑے داخل ہو جائیں۔

اچھے دل والے کی مثال:۔

اور اچھے دل والے کی مثال اس پرندے کی طرح ہے جو آسمان کی فضاء میں اڑ رہا ہو، اس کے شکار کرنے کا ارادہ رکھنے والا اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اور کتنا ہی اچھا حال ہے اس شخص کا جو لوگوں سے محفوظ رہا اور لوگ اس سے محفوظ رہے۔ بلاشبہ وہ تو بہت بڑی کامیابی کے ساتھ کامیاب ہوا، اور اس جیسا شخص ہی اللہ عزوجل کی ولایت کے حصول کے لیے تربیت حاصل کرنے کا اہل ہوتا ہے۔ کیونکہ جو شخص شرمگاہ کی حفاظت میں کوتاہی کرے گا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست اور ولی نہ بنائے، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی امانت کو ضائع کر دیا، نیز اس نے اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کی، تو ایسا شخص اسرار پر امین ہونے کا اہل نہیں ہے، الا یہ کہ اس سے مکمل طور پر امانت کو چھین لیا

جائے۔ پس ان شاء اللہ رجوع لانے والے اور توبہ کرنے والے کے لیے ہر چیز کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ اور ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ "اللہ عزوجل نے جب اپنے دست قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کی شرمگاہ کو پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا:

"اے آدم! یہ تمہارے پاس میری ودیعت اور امانت ہے"

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ	"اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ	کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ	پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہے کہ ان پر کوئی
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ	ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور
الْعٰدُوْنَ (سورۃ المؤمنون:۵تا۷)	چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

فصل: اہلِ تقویٰ اور اہلِ خشیت کا درجہ کیسے حاصل ہوگا؟

اے میرے بھائی! اگر تم اہلِ تقوی اور اہلِ خشیت کے درجہ کو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو خلوتوں میں اللہ تعالیٰ سے حیا اپنے اوپر لازم کر لو۔ اور خوب جان لو کہ بلا شک وشبہ وہ تمہیں عرش کے اوپر سے، آسمانوں کے اوپر سے دیکھ رہا ہے، اور بلا شبہ اس چیز کو بھی دیکھ رہا ہے جس کے ساتھ تمہارے اعضاء حرکت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا (سورۃ النساء: ۱۰۸)

وہ آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے اور اللہ ان کے پاس ہے جب دل میں وہ بات تجویز کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے۔

اور اسی طرح وہ ان تمام وسوسوں کو جانتا ہے جو تمہارا نفس تمہارے دل میں ڈالتا رہتا ہے۔ اور جو چیزیں تمہارے سینے میں گردش کرتی ہیں وہ اسے بھی خوب جانتا ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (سورۃ الملک: ۱۲ تا ۱۴)

بے شک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے، اور تم اپنی آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے، کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔

تو اے میرے بھائی! اپنے نفس کو اللہ عزوجل سے حیا کرنے کا عادی بنا، خواہ دن کی ایک گھڑی کے لیے ہو۔ پھر تو اپنی مصروفیات میں اور اپنے دیگر کاموں میں لگ جا وَ۔ پھر دوبارہ (اگلے دن اسی طرح) اس گھڑی کی حفاظت کر اور اس معاملہ کو اپنے

درمیان اوراپنے مولا کے درمیان پوشیدہ رکھ، کسی کو یہ مت بتا کہ تو کس طرح عمل کر رہا ہے، ورنہ تمہارے دل سے نورِ مراقبہ کے بجھ جانے کا خدشہ ہے۔اور تم مسلسل اسی طرح لحظہ بلحظہ اپنی عادت بنائے رہو، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے حیا تمہاری فطرت بن جائے۔ یہ چیز کہ اللہ عزوجل تمھیں دیکھ رہا ہے تمہارے دل سے ہرگز جدا نہ ہو ۔(اگر ایسا وظیفہ کرو گے) تو اس سے تمہارے دل کو قرار ملے گا اور تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت، ہیبت، حیا اور تعظیم رچ بس جائے گی۔ پھر اگر تم ایک زمانہ اپنے قیام وقعود، مصروفیات، شیخ کے سامنے بحث ومباحثہ اور اپنے کھانے پینے میں اس عمل پر ڈٹے رہے تو مجھے امید ہے کہ تم اس کی برکت سے ان عارفین کے درجے تک پہنچ جاؤ گے جو اللہ تعالیٰ سے لین دین کرنے والے اور باطن میں اللہ کا ڈر رکھنے والے ہیں۔ تمہیں مبارک باد، پھر تمہیں مبارک باد! اگر تم اس درجے تک پہنچ گئے ساتھ تم نے علم حدیث وعلم فقہ کو بھی تم نے حاصل کرلیا تو تمہارے لیے علم، عمل اور معرفت سب جمع ہو جائیں گی۔

اور ان شاء اللہ تعالیٰ تم ایسے امام بن جاؤ گے کہ تمہاری اقتداء کی جائے گی۔

فصل: بُرے لوگوں کی صحبت سے اجتناب ضروری ہے:۔

اور تم پر لازم ہے اُن بیکار، بے مقصد اور نکمے دوستوں سے علیحدگی اختیار کرنا جو قیل وقال میں بکثرت غور وحوض کرتے ہوں، نیز ان بے حیا اور فحش کام کرنے والوں سے کنارہ کشی اختیار کر جن کے لئے کوئی بلند ہمت نہیں ہوتی اور نہ ان پر اللہ

عزوجل کے خوف کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔اور تم ان لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔لیکن اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق سلام اور کلام میں ان سے اچھا اور نیک سلوک کرو۔اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو۔

(سورۃ المزمل: ۱۰)

اور تقوٰی والوں، نیز گفتگو میں، کھانے پینے میں اور پہننے میں احتیاط کرنے والوں کی صحبت اور پسندیدہ اخلاق والوں کی صحبت کو اختیار کرنا تم پر لازم ہے۔نیز باقی اصناف عالَم میں اہل وفا مثلاً ''فقہاء، فقراء اور صوفیاء اہل سنت'' جو علم حدیث و اثر پر گامزن ہوتے ہیں ان کی صحبت اختیار کرنا بھی تم پر لازم ہے۔لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

فصل:۔نماز میں عظمت الٰہی کیسے ملحوظ رکھی جائے؟

اور نماز میں اپنے دل کی حفاظت کر، اور اپنے سامنے اپنے مولا عزوجل کو حاضر سمجھ۔اور جب تم نماز میں کھڑے ہو تو یہ جان لو کہ کس ذات کے سامنے تم کھڑے ہو، اور جب تم نماز میں قرات کرو تو یہ خوب جان لو کہ تم قرآن مجید کی قراءت کے ساتھ اپنے مولا سے مناجات کر رہے ہو۔اور نماز میں اپنے دل کو وسوسوں سے محفوظ رکھو، اور یوں ہو جاؤ کہ تم عظیم و غالب اور عظمت و جبروت والے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو۔تو اس بات کو خوب سمجھو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور کس کے ساتھ بات کر رہے ہو، اور جب تم

رکوع کرو تو تم یہ جان لو کہ تمہارا رکوع اللہ عزوجل کے سامنے تواضع وانکساری ہے، اور اسی طرح تمہارے سجدہ کا حال ہونا چاہئے۔ تو تم اپنے جسم کے ساتھ ساتھ اپنے دل کے ساتھ بھی رکوع اور سجدہ کرنے والے بن جاؤ۔ اور جتنا ہو سکے تم نماز میں اپنے دل کو غفلت سے محفوظ کرو، ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں اللہ عزوجل کی جانب سے نور اور کامل توجہ نصیب ہوگی۔ اوران نصیحتوں کو محفوظ کرلو اوران کو بجالانے پر کمر بستہ ہو جاؤ۔

آغازِ ترجمہ: (بوقت صبح، ۹ جنوری ۲۰۱۸ء۔ بروز منگل)۔

اختتام: (بوقت شام، ۹ جنوری ۲۰۱۸ء۔ بروز منگل)

لقاء العشر الأواخر
بالمسجد الحرام
(١)

مفتاح طريق الأولياء

تأليف
الإمام الزاهد أحمد بن إبراهيم الواسطي الدمشقي الحنبلي
المعروف بابن شيخ الحزاميين
(٦٥٧ - ٧١١ هـ)

اعتنى به
محمد بن ناصر العجمي

ساهم بطبعه بعض أهل الخير بالمدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وَليّ الحمد ومستحقِّيه، وصلاته على خير خلقِه، محمد النبـي وآله وصحبه.

وبـعـد:

فسلامُ الله وبركاته على قلوب استنارت بأنوارِ العِرفان، فصارت كالكوكب الذي يتلألأ بتوفيق المنَّان، عَزَفت عن الدنيا وشهواتها، واشتاقت إلى قُرْبِ الرحيم الرحمن، لَهَجَت بأذكاره، وحنّـت إليـه وإلـى جـواره، وتمسّكـت بتقـواه، واكتحلـت بـأنـواره فصارت لها بعد الإيقان إيقان، ومع الإيمان إيمان، يتزايد أبدًا إلى سُكنى الجِنان، لو رأيتهم يا أخي لوجدت قومًا أرواحهم إلى الله عزَّ وجلّ بالشوق طائرة، وأبدانهم بالطّاعات عامِرة، ونفوسهم على أقضية العزيز صابرة، يصومون إذا أَفطر النَّاس، ويقومون في الدَّياجي إلى تجارات المعاملات خشية الإفلاس، ويحزنون إذا فَرِحَ النَّـاس، ويبكـون إذا ضحـك أهـل البطـالـة والـوسـواس، أبصـرت قلوبهم من عظمة مولاهم ما يخفى على الأعين الظاهرة، وابتهجت بالنُّور الأعلى سرائرهم؛ فهم على قدم التهيء إلى أرض السَّاهرة.

فصل

اعلم يا أخي أنَّ أمامَنا وأمامَك يوم يشيبُ فيه الوليد، وتضعُ كُلُّ ذات حملٍ حملها، وترى الناس سُكارىٰ وما هم بسكارَىٰ ولكن عذاب الله شديد، يوم تظهر فيه المُخبئات، وتبدو فيه المكتتمات، ويسأل الله عبده عن عُمره فيما أفناه، وعن شبابه فيما أبلاه، وعن مالِهِ من أين اكتسبه، وفيما أنفقه[1]؟

وسُعِّرت النيران لأهل الوعيد، قال الله تعالى: ﴿ وَأُزْلِفَتِ ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝٣١ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝٣٢ مَّنْ خَشِيَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝٣٣ ٱدْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلْخُلُودِ ۝٣٤ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴾ [ق: ٣١ ــ ٣٥]، ذلك والله يوم يفرح فيه العاملون، ويخيبُ فيه المُبْطِلون، وتوفى كل نفسٍ ما كسبت وهم لا يظلمون.

فصل

فإن أردت أيُّها الأخ النَّجاة من هوْل ذلك اليوم فاستعدَّ له بالتقوى، وحفظ الجوارح عن جميع ما حرَّمَهُ الله تعالى، والقيام بجميع ما أمرك الله به من الحقوق المدوَّنة في كتب الفقه من الحلال والحرام، والحدود والأحكام؛ بحيث لا يبقى عليك في الشَّريعة مطالبةٌ، ولا يبقى في ذمتك صلاة فائتةٌ، ولا صوم فائتٌ

---

(١) الذي ذكره المؤلف هو نص حديث: أخرجه الترمذي (٢٤١٦)، والبيهقي في «شعب الإيمان» (١٧٨٤) من حديث ابن مسعود رضي الله عنه وحسنه الحافظ المنذري في «الترغيب» (١/ ١٧٠).

ولا زكـاةٌ واجبـة، ولا غيبـة لمسلـم بغيـر حـق، ولا مخـاصمـةٌ ولا شحناءُ ولا بغضاء بغير حقٍّ، واعمل على أن تُبرىء ساحَتَك من كُلِّ حَقٍّ بينك وبين الله، ومن كل حَقٍّ بينكَ وبين العباد، فهنالك تدخل إن شاء الله تعالىٰ في زُمرة الصَّالحين.

فـصـل

وإن أردت أن تـدخـل فـي زمـرةِ خـواصّ العلمـاء المُـربِّيـن، فعليك بطلب الحديث وسماعِهِ وروايته احتسابًا لله عزَّ وجلّ. تكون نيتك فيه أن تعرف دين ربك عزَّ وجلّ، وسنَّة نبيك ﷺ، تكون بذلك عاملاً وعلى أوامر الرسول ﷺ مُحافظًا.

ويكونُ لك وردٌ من الأدعية الصحيحة الثابتة عن رسول الله ﷺ تقرؤها كُلّ يوم، وورد من الصلاة على الرسول ﷺ وأنت حاضر كأنك تراه مع المحبة له والتعظيم لحرمته، فأرجو لك بذلك وصول بركة الرسول ﷺ إلى قلبك(١)، وأرجو لك بذلك أن تُرزقَ محبتَه ومحبة التَّأسي به؛ فذلك مصباح كل خير إن شاء الله تعالى.

فـصـل

وعليـك بطلـب الفقـه ومعـرفـة الأحكـام احتسـابًـا لله تعـالـى لا تنوي به أن تكون قاضيًا ولا مدرِّسًا ولا صاحب جامكيَّة(٢)،

---

(١) لو قال المصنف ــ رحمه الله ــ وصول بركة الصلاة على الرسول ﷺ إلى قلبك لكان أولى.

(٢) الجامكية: أي الراتب.

فـ «لكل امرئٍ ما نوى والأعمال بالنيات، فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله، ومن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو امرأةٍ يتزوجها فهجرته إلى ما هاجر إليه»[1]

لكن اطلب العلم لتبتغي به وجه الله تعالى وتعرف به أحكامه وفرائضه وحُدوده؛ لتعمل وتُعلِّم غيرك من المؤمنين فتقيم به دين الله عزَّ وجلّ بين أظهر المسلمين، فتكون بذلك ناصرًا للشريعة وجُنديًّا من جنودِ الله عزَّ وجلّ، إذا اهتدى بك رجل واحدٌ كان ذلك أفضلُ لك مما طلعت عليه الشمس، وتصير بهذه النيّة إن شاء الله تعالى من خواصِّ العلماء أهل القلوب المنوّرة الذين ورثوا ثمرة العلم ووصلوا إلى حقيقته، وهم أهل الخشيةِ والمخافةِ، قال الله تعالى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟﴾ [فاطر: ٢٨].

واحذر أن يكون قلبُك كقلوب علماء الدُّنيا؛ فإن قلوبهم لاهية، وعلى الدُّنيا والمناصب مُقبلة، يفرحون بوجود الدنيا ويحزنون على فواتها، يُحبّون الرِّفعة والسُّمعة؛ فأولئك صار العلمُ لهم كسبًا ينالون به دنياهم ومناصبهم؛ إذ لِكُلِّ امرىء ما نوى، ومن عامل الله لم يخسر.

وفي بعض الآثار يقول الله عزَّ وجلّ: «إنما خلقت الخلق ليربحوا عليّ»، فطوبى لمن كانت معاملته مع الله عزَّ وجلّ ورُزِقَ

---

(١) أخرجه البخاري (١/٩)، ومسلم (٣/١٥١٥) من حديث عمر رضي الله عنه.

الزهد في الدنيا والإقبال على الآخرة، وأراد الله عزَّ وجلّ بعلمه وعمله وسائر سعاياته الظاهرة والباطنة، وبالله المستعان.

فصل

ومن وفّقه اللّهُ عزَّ وجلّ لحفظ فرجه في صباه اجتمع قلبُه وتوفرت جمعيّتُه وتَنَوّر سره، وصار سِرُّه وعاءً للعلم والحكمة والحال. ومن حفظ فرجه في صباه أورثه الله الحكمة في كهوليتِهِ والأمانة في شيخوخيّته على قدر استعداده، ورزقه الله عزَّ وجلّ الحياء، وماءَ الوجه والسكينة والوقار، وأورثه المحبة من قلوب المؤمنين.

ومن لم يحفظ فرجه في صباه تغيّرت فطرته، وتنكد قلبه، وانعكس وانتكس، وصار قلبه مقلوبًا، يظهر ذلك في سيماه بقسوة قلبه، وخُبْث سريرته، وتفرق بذلك جمعيته، فلا يألف العلم ولا الحكمة، ولا يألف الأولياء ولا الصالحين، ويصيرُ قلبه مأوى الشياطين، ويبقى مَثَله كمثل الجيفة الملقاة التي تدخل الهوام في أعضائها وعيونها ومناخرها.

والخيّر مثله كمثل الطير في جوّ السماء لا يناله من أراد صيدَه، وما أحسن حال من سَلِم من النَّاس، وسَلِمَ الناس منه فقد فاز فوزًا عظيمًا، ومثلُ هذا يترشَّحُ لولاية الله عزَّ وجلّ؛ لأن من بذل فرجه أوشك أن لا يتخذه الله وليًا؛ لأنه ضيّع أمانة الله وخان فيما استودَعَهُ فلا يكون مثله مأمونًا على الأسرار إلاَّ أن يقلع عن ذلك إقلاعًا تامًا فيرجى للتائب المنيب كل خير إن شاء الله تعالى،

وقد جاء في الأثر: أنّ الله عزّ وجلّ لما خلق آدم بيده وخلق فرجه قال: يا آدم هذا وديعتي لك وأمانتي عندك. قال الله عزّ وجلّ: ﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ [المؤمنون: ٥ ــ ٧].

فصل

أيُّها الأخ إن أردت أن تنال درجة أهل التقوى والخشية فعليك بالحياء من الله في الخَلَوات، واعلم أنّه يراك من فوق عرشه وفوق سبع سماواته، وأنّه يرى ما تتحرك به جوارحك، قال الله تعالى: ﴿ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ﴾ [النساء: ١٠٨].

وكذلك يعلم ما توسوس به نفسك ويجول في صدرك، قال الله عزّ وجلّ: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [تبارك: ١٢ ــ ١٤].

فعوِّد نفسك أيُّها الأخ بالحياء من الله عزّ وجلّ ولو ساعة من نهار، ثُمّ عد إلى أشغالك ومُهمّاتك، ثُمّ عد واحفظ تلك الساعة واكتم هذه المعاملة بينك وبين مولاك، لا تحدِّث أحدًا بأنك تعمل مثل هذا فيُخشى أن ينطفىء نور المراقبة من قلبك، ولا تزال كذلك تتعوَّد هذا ساعة بعد ساعة حتى يبقى الحياء من الله طبيعة فيك

لا يفارق قلبك أنَّ الله عزَّ وجلّ يراك، فينعم بذلك القلب، وتسكنه الخشية والمهابة والحياء والتعظيم، فإن صبرت على ذلك مدة من الدهر في قيامك وقعودك واشتغالك وبحثك بين يدي الشيخ وأكلك وشربك أرجو أن ترتقي بذلك إلى درجة العارفين من أهل المعاملة لله عزَّ وجلّ والتقوى الباطنة له، يا طوباك ثُمَّ يا طوباك إن وصلت إلى ذلك وعلمتَ علم الحديث والفقه فيُجمع لك بين العلم والعَمل والمعرفة وتصير إمامًا يُقتدى بك إن شاء الله تعالى.

فصل

وعليك بمفارقة الإخوان البطالين الذين يخوضون كثيرًا في قيل وقال، وجانب أهل المنكر والفواحش الذين لا همة لهم، ولا يظهرُ عليهم أثر المخافة من الله عزَّ وجلّ، واهرب من هؤلاء فرارك من الأسد، وحاسنهم في السلام والكلام كما قال الله عزَّ وجلّ: ﴿وَٱهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا﴾ [المزمل: ١٠].

وعليك بصحبة أهل التقوى والورع في الكلام والمأكل والملبس، وأهل الأخلاق المرضية، والوفا في سائر أصناف العالَم من الفقهاء والفُقراء والصُّوفية أهل السُّنَّة الذين يكونون على علم الحديث والأثر وقليل ما هم.

فصل

واحفظ قلبك في الصلاة، وكن حاضرًا بين يدي مولاك إذا

وقفت في الصَّلاة فاعلم بين يدي من أنت واقف، وإذا قرأت في الصَّلاةِ فاعلم أنك إنما تُناجي بالقراءة مولاك، واحفظ قلبك في الصَّلاة من الوسواس، وكن كأنك بين يدي سلطان قاهر عظيم ذي عظمة وجبروت فافهم ما تقول ومع من تقول، وإذا ركعت فاعلم أن ركوعك تواضع لعظمة الله عزَّ وجلّ، وكذلك سجودك فكن بقلبك مع جسدك راكعًا وساجدًا، واحفظ قلبك من الغفلة في الصلاة مهما استطعت ترزق بذلك النور والإقبال من الله عزَّ وجلّ إن شاء الله تعالى، واحفظ هذه الوصايا واعمل على القيام بها واجعلها أصولك عليها تؤسسُ معاملتك . . . .

. . . .

. . . . (١)

* * *

(١) حصل في السطر الأخير وجزء من الذي قبله قطع في أصل المخطوط جار عليه التجليد فذهب بمعالمه فتركت له هذا الفراغ.

* انتهيت من مقابلته بأصله المخطوط مع الأخ الشيخ رمزي بن سعد الدِّين دمشقية، وبحضور الأخ الشيخ عالم البحرين نظام يعقوبي، والأخ المفضال المربي مساعد بن سالم العبد القادر، وذلك في المسجد الحرام تجاه الكعبة المعظمة، في الحادي والعشرين من رمضان، في الساعة المباركة من يوم الجمعة قُبيل المغرب، وصلَّى الله على سيِّدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلَّم.

فقير عفو ربه

محمد بن ناصر العجمي

تالیف
علامہ مفتی محمد اللہ بخش تونسوی قادری
استاذ الحدیث، جامعہ اسلامیہ لاہور

مکتبہ قادریہ ۰ لاہور

سیرت خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے

انوار و تجلّیات

بصورت سوال و جواب

مصنف

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سراج بن عمر حفظہ اللہ تعالیٰ

استاذ مسجد حرام مکہ مکرمہ

مترجم

علامہ محمد اللہ بخش تونسوی

مدرس جامعہ اسلامیہ لاہور

نظامیہ کتاب گھر

علامہ مفتی محمد اللہ بخش تونسوی قادری

کی دیگر اہم مطبوعہ تصانیف

رابطہ برائے حصول کتب

مکتبہ کریمیہ

جامع مسجد سید الکونین۔K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

0333-4504953